تحائفِ بخشش

رئیسُ العلماء حجۃ الاسلام مولانا حامِد رضا خان بریلوی

تاجُ الشّریعہ عرس کمیٹی کراچی

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

جانشین اعلیٰ حضرت حضور حجۃ الاسلام مولانا شاہ
حامد رضا خاں حامد بریلوی کے کلام کا حسین گلدستہ

تحائفِ بخشش

مع "ذریعۂ التجا" (۱۴۱۰ھ)

رئیس العلماء حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی

تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی

کتاب کا نام .... تحائف بخشش

مصنف .... مولانا حامد رضا خاں حامدؔ بریلوی

ترتیب 'تحائف بخشش' و مرتب نامہ .... ڈاکٹر امجد رضا خاں امجد، پٹنہ

اشاعت اوّل 'تحائف بخشش' .... ۲۰۱۱ء پٹنہ

اشاعت دوم 'تحائف بخشش' .... ۲۰۲۲ء کراچی

صفحات ۲۴

تعداد ۱۰۰۰

اشاعت .... بموقع ۸۱واں عرس حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں

زیر اہتمام

تاج الشریعہ عرس کمیٹی کراچی

جامع مسجد شیریہ، زمان آباد روڈ، لانڈھی ۴، کراچی

0302-2626242

مرتب نامہ

خانوادۂ رضویہ اپنی علمی وجاہت، ملی خدمات اور روحانی عظمت کے سبب پوری دنیا میں اپنی ایک منفرد شناخت کا حامل ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ سے پہلے اور ان کے بعد کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ خانوادۂ رضا ہر دور میں علم وفضل اور رشد وہدایت کا گہوارا رہا ہے۔ مذہبی خدمات کے ساتھ ساتھ ادبی خدمات کی تاریخ بھی اس خانوادہ سے وابستہ ہے۔ اعلیٰ حضرت رضاؔ بریلوی کی شاعری نے اُردو ادب کو بلندی کے جس مقام تک پہنچایا اس کی مثال نہیں ملتی۔

اعلیٰ حضرت کے بعد آپ کے گھر کے دیگر افراد نے مذہبی، ملی، مسلکی اور علمی خدمات کی روایات کو قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حضرت کے ادبی مشن کو بھی نعت کے حوالے سے زندہ وتابندہ رکھا۔ استاذ زمن مولانا حسنؔ بریلوی، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں، مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں، مولانا حسنین رضا خاں، مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا خاں، ریحان ملت مولانا ریحان رضا خاں، تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں، صدر العلماء مولانا تحسین رضا خاں علیہم الرحمۃ والرضوان اسی شجر علمی کے مہکتے پھول ہیں جنھوں نے سرکار ابد قرار، محبوب پروردگار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہوکر نعت کے نغمہ گنگنائے۔ حدائق بخشش، ذوق نعت، تحائف بخشش، سامان بخشش، قبالۂ بخشش، ریحان بخشش، سفینۂ بخشش وغیرہ کتابیں آج بھی عوام وخواص میں مقبول ہیں۔

پیش نظر کتاب حضور حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں حامدؔ بریلوی کے نعتیہ کلام کا انتخاب ہے۔ آپ کا مکمل کلام اب تک دستیاب نہیں ہوا ہے اور تلاش جاری ہے۔ لیکن ان کے دستیاب کلام کو پڑھ کر یہ اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ بلاشبہ آپ علم، فضل اور ادب میں اپنے والد گرامی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کے جانشین تھے۔ چناچہ مولانا حسنین رضا خاں نے فرمایا کہ ''اعلیٰ حضرت کے بعد اگر واقعی کوئی عالم اور ادیب تھا تو وہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں تھے۔''

حضرت حجۃ الاسلام کی ولادت ربیع الاوّل ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء کو بریلی میں ہوئی۔ 'محمد' نام تجویز ہوا اور عرفی نام 'حامد رضا' پسند کیا گیا اور اسی نام سے وہ مشہور بھی ہوئے۔ آپ نے تعلیم والد ماجد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی سے حاصل کی۔ ۱۹ سال کی عمر میں مروجہ علوم وفنون سے آپ فارغ ہوئے۔ شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ سے بیعت وخلافت کا شرف حاصل ہوا۔ والد ماجد نے بھی خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا۔ حجۃ الاسلام اپنے عہد کے علم وفضل، درس وتدریس، وعظ وتقریر، تصنیف وتالیف اور مناظرہ میں یگانہ روزگار تھے۔ عربی، فارسی، اردو ہر زبان پر قدرت حاصل تھی۔ حرمین طیبین اور غیر منقسم ہندوستان کے اکابر علماء ومشائخ نے آپ کی علمی سطوت، فقہی تفوق، ادبی محاسن اور تقریری صلاحیت کے ساتھ صاحبِ ارشاد شیخ ہونے کا اعتراف کیا۔ (تلخیص)

نیازمند: امجد رضا امجد

حجۃ الاسلام کے حوالہ سے تحقیق میں پیش رفت

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں کے منتخب کلام کا مجموعہ ''تحائفِ بخشش'' کے عنوان سے آپ کے سامنے ہے۔ حجۃ الاسلام کی بیشتر خدمات اور تصانیف آپ کے وصال کے بعد گوشہ گمنامی کی نظر ہوگئیں۔ آپ کے مکمل نعتیہ دیوان کی تلاش بھی اب تک جاری ہے۔ حجۃ الاسلام کی حیات اور آثار پر گزشتہ سالوں میں کراچی یونیورسٹی سے ایم فل مقالہ اور پھر پی ایچ ڈی مقالہ کے لیے اُن کی حیات و خدمات کے حوالہ سے آثار کی تلاش وجستجو کا آغاز کیا گیا تھا۔ اس کوشش کو مزید مربوط اور وسیع کرنے کے تناظر میں قارئین سے گزارش ہے کہ مولانا حامد رضا خاں اور ان کے خاندان، دوستوں، شاگردوں اور مریدوں سے متعلق آپ کے یا آپ کے جاننے والوں کی دسترس یا علم میں کوئی کتاب، رسالہ، مسودہ، خط، ڈائری، تبرک، شخصیت، اسفار، واقعہ، تاثرات ہوں تو اس کی اطلاع درج ذیل نمبر پر واٹس ایپ کر کے اس کوشش میں اپنا حصہ ملائیں۔ آپ کے تعاون سے حجۃ الاسلام قدس سرہ کے حوالہ سے منظم انداز میں تلاش وتحقیق آگے بڑھ سکے گی۔

واٹس ایپ نمبر: 0302-2626242

حمد باری تعالیٰ

کون میں کون ہے تو ہی تو، تو ہی تو ہے یا مَن ہو
تو ہی تو ہے تو ہر سو، یا من لیس الا ہو
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یا مَنْ لَیْسَ اِلَّا ھُوْ

ذرے میں تو ہے گل میں تو، کوئل کرکے کو کو کو
پی کہاں پپیہا کہے ہر سو، اللہ اللہ اللہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یا مَنْ لَیْسَ اِلَّا ھُوْ

کثرت میں ہے کیسی وحدت، وحدت میں پھر کیسی کثرت
چشمِ مست میں تیری رنگت، پھولوں میں تیری خوشبو
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یا مَنْ لَیْسَ اِلَّا ھُوْ

طور بنا ہے ذرہ ذرہ، نور بنا ہے قطرہ قطرہ
تیرا ثناگر بت کا بندہ، سجدہ بتوں کا تیری سو
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یا مَنْ لَیْسَ اِلَّا ھُوْ

روح میں تو ہے دل میں تو، میری آب و گل میں تو
اصل میں تو ہے، ظل میں تو، حق حق حق ہو ہو ہو
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یا مَنْ لَیْسَ اِلَّا ھُوْ

لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ لَا مَشْھُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ
لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یا مَنْ لَیْسَ اِلَّا ھُوْ

روح و دل سر اور خفی، اخفی میں بھی تو ہی تو
قلب صنوبر نیل و مری، جاری ساری سب میں تو

لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُو، لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَیْسَ اِلَّا ھُوْ
حَسْبِیْ رَبِّی جَلَّ اللّٰہ، مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہ
نُوْر مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰہ، اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُو، لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَیْسَ اِلَّا ھُوْ
اول تو ہے آخر تو، باطن تو ہے ظاہر تو
قادر قادر تو، اللہ اللہ اللہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُو، لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَیْسَ اِلَّا ھُوْ
تو میرا آقا میں تیرا بندہ، بندہ بھی کیسا گھنونا بندہ
لوثِ معاصی سے اگندہ، کر اپنے کرم سے عفو، عفو
لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُو، لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَیْسَ اِلَّا ھُوْ
تحریر ہے آب زر سے ورق، ہے دل میں لکھا حامدؔ کے سبق
اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقّ، لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُو، لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَیْسَ اِلَّا ھُوْ

نغمۂ توحید

دل میرا گد گداتی رہی آرزو — آنکھ پھر پھر کے کرتی رہی جستجو
عرش تا فرش ڈھونڈ آیا میں تجھ کو تو — نکلا اقرب زحبلِ ورید گلو
اللہ اللہ اللہ اللہ

طائرانِ چمن کی چہک وحدہ — نغمہ بلبل کا ہے لا شریک لہ
قمریوں کا ترانہ ہے لا غیرہ — زمزمہ طوطی کا ہوہ ہوہ
اللہ اللہ اللہ اللہ

بلبلوں کو چمن میں رہی جستجو
پیپہا کہتا پھرا ''پی کہاں'' سو بسو

پر نہ چٹکا کہیں غنچۂ آرزو
ہاں ملا تو ملا میرے دل ہی میں تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

شاہدانِ چمن نے لب آب جو
آبِ گل سے نہا کر کے تازہ وضو

حلقۂ ذکر گل کے کیا رو برو
اور لگانے لگے دم بدم ضرب ہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

رہ کے پردوں میں تو جلوہ آرا ہوا
بس کے آنکھوں میں آنکھوں سے پردہ کیا

آنکھ کا پردہ، پردہ ہوا آنکھ کا
بند آنکھیں ہوئیں تو نظر آیا تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

کعبۂ کعبہ ہے کعبۂ دل میرا
کعبہ پتھر کا دل جلوہ گاہِ خدا

ایک دل پر ہزاروں ہی کعبے فدا
کعبۂ جان و دل کعبے کی آبرو

اللہ اللہ اللہ اللہ

طورِ سینا پہ تو جلوہ آرا ہوا
صاف موسیٰ سے فرما دیا لن ترا

اور اِنّی اَناَ اللہ شجر بول اٹھا
تیرے جلوؤں کی نیرنگیاں سو بسو

اللہ اللہ اللہ اللہ

مجھ کو در در پھراتی رہی جستجو
ٹوٹے پائے طلب، تھک رہی آرزو

ڈھونڈتا میں پھرا کو بکو چار سو
تھا رگِ جاں سے نزدیک تر دل میں تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

کون تھا جس نے **سبحانی** فرما دیا
اور **ما اعظم شانی** کس نے کہا

بایزید اور بسطامی میں کون تھا
کب **انا الحق** تھی منصور کی گفتگو

اللہ اللہ اللہ اللہ

یا الٰہی دکھا ہم کو وہ دن بھی تو ... آبِ زمزم سے کر کے حرم میں وضو
با ادب شوق سے بیٹھ کر قبلہ رو ... مل کے ہم سب کہیں یک زباں ہو بہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

میں نے مانا کہ حامدؔ گنہگار ہے ... معصیت کیش ہے اور خطا کار ہے
میرے مولیٰ مگر تو تو غفار ہے ... کہتی رحمت ہے مجرم سے لا تقنطوا

اللہ اللہ اللہ اللہ

محبوبِ خدا

ہے عرش بریں پر جلوہ فگن محبوبِ خدا سبحان اللہ
اک بار ہوا دیدار جسے سو بار کہا سبحان اللہ
حیران ہوئے برق اور نظر اک آن ہے اور برسوں کا سفر
راکب نے کہا اللہ غنی، مرکب نے کہا سبحان اللہ
طالب کا پتہ مطلوب کو ہے، مطلوب ہے طالب سے واقف
پردے مین بلا کر مل بھی لئے، پردہ بھی رہا سبحان اللہ
ہے عبد کہاں معبود کہاں، معراج کی شب ہے راز نہاں
دو نور حجابِ نور میں تھے خود رب نے کہا سبحان اللہ
جب سجدوں کی آخری حدوں تک جا پہنچا عبودیت والا
خالق نے کہا ما شاء اللہ حضرت نے کہا سبحان اللہ
سمجھے حامدؔ انسان ہی کیا یہ راز ہیں حسن و الفت کے
خالق کا حبیبی کہنا تھا خلقت نے کہا سبحان اللہ

جاؤں دنیا سے مسلمان رسول عربی

تیری صورت کے میں قربان رسولِ عربی — پیارا جس پر ہوا رحمن رسولِ عربی
ہو فدا تجھ پہ میری جان رسولِ عربی — تجھ پہ صدقے ترے قربان رسولِ عربی
دل سے ہے دل ترے قربان رسولِ عربی — اور سو جان سے فدا جان رسولِ عربی
تیری اک شان ہے ہر آن رسولِ عربی — اور ہر شان کی اک آن رسولِ عربی
لیس الانسان کما کان رسولِ عربی — کلّ یومٍ ھو فی شان رسولِ عربی
جان کی جان میری جان رسولِ عربی — اور ایمان کا ایمان رسولِ عربی
تو ہی دولہا ہے براتی ہے سارا عالم — ہیں یہ تیرے لئے سامان رسولِ عربی
تیرا ارشاد ہے ارشاد الٰہی پیارے — تیری ہر بات ہے قرآن رسولِ عربی
آپ کی خُلق پہ پیارا ہوا اخلاقِ جہاں — آپ کا خُلق ہے قرآن رسول عربی
بات بات آپ کی ہے اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ — بات بات آپ کی قرآن رسول عربی
تیری صورت میں نظر آئے خدا کے جلوے — تو ہے آئینۂ رحمن رسول عربی
طور ہی پر رہے غش کھا کے جناب موسیٰ — عرش پہ تم ہوئے مہمان رسول عربی
کافر و مرتد و شیطان بھی نہ محروم رہے — تیری رحمت کے میں قربان رسول عربی
نزع کے وقت سلامت رہے ایمان میرا — جاؤں دنیا سے مسلمان رسول عربی
تم پہ ہر لمحہ نچھاور ہو صلاۃ و تسلیم — ہو درود آپ پہ ہر آن رسولِ عربی
برزخ صورتِ احمد شدہ مرآت احد — آب و گل پردۂ رحمن رسول عربی
خاک ہوجائے تیری گلیوں میں مٹ کر حامدؔ — ہے مرے دل کا یہ ارمان رسول عربی

دلہن شفاعت بنے گی دولہا نبی علیہ السلام ہوگا

گنہگاروں کا روز محشر شفیع خیر الانام ہوگا
دلہن شفاعت بنے گی اور دولہا نبی علیہ السلام ہوگا
کبھی تو چمکے گا نجمِ قسمت، ہلال ماہِ تمام ہوگا
کبھی تو ذرے پہ مہر ہوگی، وہ مہر ادھر خوش خرام ہوگا
پڑا ہوں میں ان کی رہ گزر میں، پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
دل و جگر فرشِ رہ بنیں گے، یہ دیدہ مشق خرام ہوگا
وہی ہے شافع وہی مشفّع اسی شفاعت سے کام ہوگا
ہماری بگڑی بنے گی اس دن، وہی مدار المہام ہوگا
انہیں کا منہ سب تکیں گے اس دن، جو وہ کریں گے وہ کام ہوگا
دہائی سب ان کی دیتے ہوں گے، انہیں کا ہر لب پہ نام ہوگا
انا لہا کہہ کے عاصیوں کو وہ لیں گے آغوشِ مرحمت میں
عزیز اکلوتا جیسے ماں کو انہیں ہر ایک یوں غلام ہوگا
ادھر وہ گرتوں کو تھام لیں گے، ادھر پیاسوں کو جام دیں گے
صراط و میزان و حوضِ کوثر یہیں وہ عالی مقام ہوگا
کہیں وہ جلتے بجھاتے ہوں گے، کہیں وہ روتے ہنساتے ہوں گے
وہ پائے نازک پہ دوڑنا اور بعید ہر ایک مقام ہوگا
ہوئی جو مجرم کو باریابی تو خوف عصیاں سے دھج یہ ہوگی
خمیدہ سر آبدیدہ آنکھیں لرزتا ہندی غلام ہوگا

حضور مرشد کھڑا رہوں گا کھڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
نگاہِ لطف و کرم اٹھے گی تو جھک کے میرا سلام ہوگا
خدا کی مرضی ہے ان کی مرضی، ہے ان کی مرضی خدا کی مرضی
انہیں کی مرضی پہ ہو رہا ہے، انہیں کی مرضی سے کام ہوگا
جدھر خدا ہے ادھر نبی ہے، جدھر نبی ہے ادھر خدا ہے
خدائی بھر سب ادھر پھرے گی جدھر وہ عالی مقام ہوگا
اسی تمنا میں دم پڑا ہے، یہی سہارا ہے زندگی کا
بلا لو مجھ کو مدینے سرور نہیں تو جینا حرام ہوگا
حضور روضہ ہوا جو حاضر، تو اپنی سج دھج یہ ہوگی حامدؔ
خمیدہ سر، آنکھ بند، لب پر مرے درود و سلام ہوگا

چاند سے ان کے چہرے پہ گیسوئے مشک فام دو

چاند سے ان کے چہرے پہ گیسوئے مشک فام دو
دن ہے کھلا ہوا مگر وقتِ سحر ہے شام دو
روئے صبیح اک سحر، زلف دوتا ہے شام دو
پھول سے گال صبح دم مہر ہیں لالہ فام دو
عارضِ نور بار سے بکھری ہوئی ہٹی جو زلف
ایک اندھیری رات میں نکلے مہہ تمام دو
ان کی جبیں نور پر زلفِ سیہ بکھر گئی
جمع ہیں ایک وقت میں ضدّیں صباح و شام دو

خیر سے دن خدا وہ لائے دونوں حرم ہمیں دکھائے
زمزم و بیر فاطمہ کے پئیں چل کے جام دو
ذاتِ حسن حسین ہے عین شبیہِ مصطفی
ذات ہے اک نبی کی ذات ہیں یہ اسی کے نام دو
پی کے پلا کے میکشو! مجھ کو بچی کھچی ہی دو
قطرہ دو قطرہ ہی سہی، کچھ تو برائے نام دو
ہاتھ سے چار یار کے ہم کو ملیں گے چار جام
دست حسن حسین سے اور ملیں گے جام دو
ایک نگاہِ ناز پہ سینکڑوں جامِ مے نثار
گردش چشم مست سے ہم نے پئے ہیں جام دو
وسطِ مسبّحہ پہ سر رکھئے انگوٹھے کا اگر
نام اللہ ہے لکھا ہ اور الف ہے لام دو
ہاتھ کو کان پر رکھو پا باادب سمیٹ لو
دالؔ ہو ایک حؔ ہو ایک آخرِ حرف لام دو
نام خدا ہے ہاتھ میں، نام نبی ہے ذات میں
مُہر غلامی ہے پڑی، لکھے ہوئے ہیں نام دو
نامِ حبیب کی ادا جاگتے سوتے ہو ادا
نام محمدی بنے جسم کو وہ نظام دو
نامِ خدا مرقعہ، نامِ خدا رخِ حبیب
بینی الف ہے ہ دہن زلفِ دوتا ہے لام دو
وحشی ہے ایک دل مرا، زلف سیاہ فام کا
بندشِ عشق سخت تر صید ہے ایک دام دو

تلووں سے ان کے چار چاند لگ گئے مہر و ماہ کو
ہیں یہ انہیں کی تابشیں، ہیں یہ انہیں کے نام دو
گاہ وہ آفتاب ہیں گاہ وہ ماہتاب ہیں
جمع ہیں ان کے گالوں میں مہر مہ تمام دو
بازیِ زیست مات ہے، موت کو بھی ممات ہے
موت کو بھی ہے ایک دن، موت پہ اذنِ عام دو
اب تو مدینے لے بلا، گنبد سبز دے دکھا
حامدؔ و مصطفیٰ ترے ہند میں ہیں غلام دو

شکیبِ دل قرارِ جاں محمد مصطفیٰ تم ہو

محمد مصطفیٰ نورِ خدا نامِ خدا تم ہو
شہِ خیر الوریٰ شانِ خدا صلِ علیٰ تم ہو
شکیبِ دل قرارِ جاں محمد مصطفیٰ تم ہو
طبیب دردِ دل تم ہو، مرے دل کی دوا تم ہو
غریبوں دردمندوں کی دوا تم ہو دعا تم ہو
فقیروں بے نواؤں کی صدا تم ہو ندا تم ہو
حبیبِ کبریا تم ہو امام الانبیاء تم ہو
محمد مصطفیٰ تم ہو محمد مجتبیٰ تم ہو
ہمارے ملجا و ماویٰ ہمارے آسرا تم ہو
ٹھکانہ بے ٹھکانوں کا شہِ ہردوسرا تم ہو
غریبوں کی مدد، بے بس کا بس، روحی فدا تم ہو
سہارا بے سہاروں کا ہمارا آسرا تم ہو

نہ کوئی ماہ وِش تم سا، نہ کوئی مہ جبیں تم سا
حسینوں میں ہو تم ایسے کہ محبوبِ خدا تم ہو
میں صدقے انبیاء کے یوں تو سب محبوب ہیں لیکن
جو سب پیاروں سے پیارا ہے وہ محبوبِ خدا تم ہو
حسینوں میں تمہیں تم ہو نبیوں میں تم ہی تم ہو
کہ محبوبِ خدا تم ہو، نبی الانبیاء تم ہو
تمہارے حسن رنگیں کی جھلک ہے سب حسینوں میں
بہاروں کی بہاروں میں بہارِ جاں فزا تم ہو
زمین میں ہے چمک کس کی، فلک پر ہے جھلک کس کی
مہ و خورشید، سیاروں، ستاروں کی ضیا تم ہو
وہ لاثانی ہو تم آقا نہیں ثانی کوئی جس کا
اگر ہے دوسرا کوئی تو اپنا دوسرا تم ہو
ھو الاول ھو الآخر ھو الظاھر ھو الباطن
بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ لوحِ محفوظِ خدا تم ہو
نہ ہو سکتے ہیں دو اوّل، نہ ہو سکتے ہیں دو آخر
تم اوّل اور آخر ابتدا تم انتہا تم ہو
خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی
خدا پر اس کو چھوڑا ہے وہی جانے کہ کیا تم ہو
انا من حامد و حامد رضا منی کے جلووں سے
بحمد اللہ رضاؔ حامدؔ ہیں اور حامدؔ، رضا تم ہو

آتش گل کے پھول سے آگ لگی بہار میں

شاہد گل ہے مست ناز، حجلۂ نوبہار میں
ناز و ادا کے پھول ہیں پھولے گلے کے ہار میں
آئیں گھٹائیں جھوم کر عشق کے کوہسار میں
بارشِ غم ہے اشکبار گریۂ بے قرار میں
عشق نے چھوڑی پھُل جھڑی دل کی لگی بھڑک اٹھی
آتشِ گل کے پھول سے آگ لگی بہار میں
آنکھوں سے لگ گئی جھڑی بحر میں موج آ گئی
سیلِ سرشک ابل پڑا نالۂ قلب زار میں
شوق کی چیرہ دستیاں، دل کی اڑائیں دھجیاں
وحشتِ عشق کا سماں دامنِ تار تار میں
بجلی سی اک تڑپ گئی خرمنِ ہوش اڑ گیا
برق شرارہ بار تھی جلوۂ نورِ بار میں
تابشِ رخ سے چار چاند لگ گئے مہر و ماہ کو
حسنِ ازل ہے جلوہ ریز آئینہ عذار میں
کعبۂ ابرو دیکھ کر سجدے جبیں میں مضطرب
دل کی تڑپ کو چین کیا تاب کہاں قرار میں
شاہد گل ہے مصطفی طیبہ چمن ہے جاں فزا
گلشن قدس ہے کھلا صحنِ حریم یار میں
سوسن و یاسمن سمن، سنبل و لالہ نسترن
سارا ہرا بھرا چمن پھولا اسی بہار میں

باغ جناں لہک اٹھا، قصرِ جناں مہک اٹھا
سینکڑوں ہیں چمن کھلے پھول کی اک بہار میں

ساری بہاروں کی دلہن، ہے مرے پھول کا چمن
گلشنِ ناز کی پھبن طیبہ کے خار خار میں

تم ہو حبیبِ کبریا پیاری تمہاری ہر ادا
تم سا کوئی حسیں بھی ہے گلشنِ روزگار میں

نکلی نہ کوئی آرزو، دل کی ہی دل میں رہ گئی
حسرتیں ہیں ہزار دفن قلب کے ایک مزار میں

خارِ مدینہ دیکھ کر وحشتِ دل ہے زور پر
دستِ جنوں الجھ گیا دامن دل کے تار میں

ماہ تری رکاب میں نور ہے آفتاب میں
بو ہے تری گلاب میں رنگ ترا انار میں

غنچۂ دل مہک اٹھا موج نسیم طیبہ سے
روح شمیم تھی بسی گیسوئے مشک بار میں

شوق کی ناشکیبیاں سوز کی دل گدازیاں
وصل کی نامرادیاں عاشقِ دل فگار میں

شاہد گل ہے مصطفی، اس کی بہارِ جانفزا
گلشنِ قدس کی فضا صحنِ حریمِ یار میں

عشق کی وہ تعلّیاں، حسن کی لن ترانیاں
ناز کی بے نیازیاں عارضِ حسنِ یار میں

تابِ نظارہ ہو کسے غش ہوں جہاں کلیم سے
طور کی ہیں تجلیاں آئینہ عذار میں

تم نے کلیم کو زباں روح خدا کو بخشی جاں
نارِ خلیل کی جناں جلوۂ نور بار میں

حیرتِ حسنِ گل سے چپ سکتے میں بلبل دہزار
طوطی ہے اس بولتا سو نہیں ہزار میں

نرگس مست ناز ہے چشمِ نگاہِ لطف سے
لطفِ نگاہِ ناز ہے چشمِ امیدوار میں

پیاری نگاہ دل نواز پھرتی ہے میری آنکھ میں
نرگسِ مستِ ناز ہے چشمِ امیدوار میں

سر خوش کیف نغمہ ہے بلبلِ مدحت نگار
چھیڑ کے پردۂ حجاز قمری اڑی بہار میں

سن کے نوائے دلربا مطربۂ فلک ہے غش
حورِ جناں ہے مستِ ناز خوب چھکی بہار میں

دیس کا راگ چھوڑ کر لے میں عرب کی جنگلا چھیڑ
دھن ہو وہی حجاز کی دیس نہ گا ملار میں

غنچۂ دل مہک اٹھا روحِ شمیمِ زلف سے
موج نسیم تھی بسی گیسوئے مشک بار میں

جلوہ ترا چمن چمن زلف ہے سنبل و سمن
تو ہے بہار کی پھبن تو ہی ہے بن میں بار میں

ان کی کلی میں ہے چٹک، ان کی ہے پھول میں مہک
ان کی صبا میں ہے سنک، ان کی لہک بہار میں

ان کا ہے زخم میں نمک ان کی ہے درد میں چمک
آنکھ میں ہیں وہی کھٹک ان کی کھٹک ہے خار میں

ان کی ہے مہر میں چمک، ان کی ہے ماہ میں دمک
ان کی ہے نور میں جھلک ان کی چہک ہزار میں
ان کی ملیح میں نمک، ان کی صبیح میں جھلک
ان کی ذبیح میں پھڑک ان کی پلک ہے خار میں
دل کو ہو دید زیست تک آنکھ تو ٹکٹکی سے تک
خار پلک کی ہے جھپک دیدۂ انتظار میں
دل میں کسی کے ہے کھٹک، بس کے اٹھا کہیں مہک
جلوے ہیں اس کے مشترک پھول میں اور خار میں
خونِ شہید کے نثار، دم سے ہے اس کے یہ بہار
زخموں کے ہیں گلے میں ہار جیت ہے ان کی ہار میں
جیت کے ہیں گلے میں ہار فتح کے پھول میں ہے نثار
تیغ کے گھاٹ ہے اتار خلد کے لالہ زار میں
خشک لبو، مجاہدو! سایۂ تیغ میں بڑھو
جام لیے کھڑی ہوئی حور ہے انتظار میں
مے کے سبو ذرا ڈھلک قلقل مینا تو چہک
جام چھلک کہ جاؤں چھک ہوش اڑیں بہار میں
دردِ فراق میں شہا تڑپے ہے مبتلا تیرا
اب تو مدینے لے بلا دل نہیں اختیار میں
گردشِ جام ناز سے حامدؔ مے گسار مست
رنگِ سرور و کیفِ مے چشمِ خمار دار میں
گردشِ چشمِ ناز سے حامدؔ مے گسار مست
رنگِ سرور و کیف ہے چشمِ خمار دار میں

"ذریعۂ التجا"

۱۴۱۰ھ

بحضور سیدنا آل رسول مارہروی قدس سرہ

ماو من سے بچائے آل رسول — من و عن ہوں رضائے آلِ رسول
حق میں مجھ کو گمائے آل رسول — مجھ کو حق سے ملائے آلِ رسول
میری آنکھوں میں آئے آل رسول — میرے دل میں سمائے آلِ رسول
تو ہی جانے فدائے آل رسول — قدر سمو سمائے آلِ رسول
سات افلاک زینے پھر کرسی — عرش رفعت سرائے آلِ رسول
چاند نا چاند کا مدینے کے — لمعۂ حق نمائے آلِ رسول
ہے ارادہ ترا ارادۂ حق — حق کی مرضی رضائے آلِ رسول
بعد جس کے نہ ہوگا فقر کبھی — وہ غنا ہے غنائے آلِ رسول
صبغۃ اللہ کی چڑھی اپنی — حق کی رنگت رچائے آلِ رسول
اس کی نیرنگیوں میں ہوں یک رنگ — رنگِ واحد جمائے آل رسول
ہو خودی دور اور خدا باقی — ہو خدا ہی خدائے آل رسول
موت سے پہلے مجھ کو موت آئے — میری ہستی مٹائے آل رسول
یوں مٹوں میں کہ مجھ میں مٹ جائے — مجھ کو مجھ سے گمائے آل رسول
جیتے جی، جی میں میں گذر جاؤں — پھول میری اٹھائے آل رسول
بیڑی کٹ جائے ہر تشخص کی — قید سے یوں چھڑائے آل رسول
یہ خودی بھی فدائے دعویٰ ہے — کر دے بے خود خدائے آل رسول
صورت شیخ کا تصور ہو — ہوں میں محوِ لقائے آل رسول
سر تا پایم فدا سر و پایت — وہ چہ نور و ضیائے آل رسول

دل و جانم فدا سرت گردم — لمعۂ حق نمائے آل رسول
بھر دے قطرے کے سینے میں قلزم — نم میں یم کو سماوے آل رسول
حقہ حق ہو ظاہر و باطن — حق کے جلوے دکھائے آل رسول
دل میں حق حق زباں پہ حق حق ہو — دید حق کی کرائے آل رسول
حق کا دیوانہ ہادیٔ حق سے — حق کی دھومیں مچائے آل رسول
فانی ہو جاؤں شیخ میں اپنے — ہو بہو ہو ادائے آل رسول
فانی فی اللہ باقی باللہ ہوں — تو ہی تو ہے فدائے آل رسول
یہ تقرّب ملے نوافل سے — ہوں حبیب فدائے آل رسول
ہاتھ پاؤں ہو آنکھ کان ہو وہ — عقل بھی ہو فدائے آل رسول
میرے اعضا بنے مرا مولا — مجھ پہ پیار آئے، آئے آل رسول
اس سے دیکھوں سنوں چلوں پکڑوں — مولیٰ دے، بندہ پائے آل رسول
میری ہستی حجاب ہے میرا — تو ہی پردہ اٹھائے آل رسول
قرب حاصل ہو پھر فرائض کا — صوفی کامل بنائے آل رسول
ملک لاہوت سے الی الناسوت — ہونے رجعت نہ پائے آل رسول
سیر فی اللہ اور من اللہ ہو — درجے سب طے کرائے آل رسول
پھر الی اللہ فنائے مطلق سے — پورا سالک بنائے آل رسول
قید نا سوت سے رہائی ہو — پھیرے میرے بڑھائے آل رسول
شاخ لاہوت پر بسیرا ہو — ہو یہ طائر ہمائے آل رسول

یا الٰہی! برائے آلِ رسول — دل میں بھر دے ولائے آل رسول
سوکھے دھانوں پہ بھی برس جائے — ابر جود و سخائے آل رسول
سر ہے قربان تجھ پہ آنکھوں سے — آنکھیں سر سے فدائے آل رسول

سحق نعلیں رگڑا آنکھوں کا — طوطیا خاک پائے آل رسول
میری بگڑی بنی ہے تیرے ہاتھ — تو ہی بگڑی بنائے آل رسول
تجھ سے جس کو ملا ملے پیارے — تجھ سے جو پائے پائے آل رسول
تیزیٔ مہرِ حشر کا کیا خوف — میں ہوں زیرِ لوائے آل رسول
بادشاہ ہیں گدا ترے در کے — ہوں گدائے گدائے آل رسول
تاج والوں کا تاجِ عزت ہے — کہنہ نعلین پائے آل رسول
ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمِ مارہرہ — دل کی کلیاں کھلائے آل رسول
بھینی بھینی سی مست خوشبو سے — دل کی کلیاں بسائے آل رسول
طیب طیبہ میں ہیں بسی کلیاں — مہکی گلگوں قبائے آل رسول
بھولے بھٹکوں کا خضر ہی تو ہے — راستہ پر لگائے آل رسول
سبز گنبد پہ اڑ کے جا بیٹھوں — شوق کے پر لگائے آل رسول
خاک میری اڑے جو بعدِ فنا — مدنی ہو ہوائے آل رسول
اب تو گدیہ گروں کی چاندی ہے — ہیں کھرے سکّہائے آل رسول
خم سے آسن جمائے در پہ گدا — کوئی پیالہ پلائے آل رسول

پار بیڑا لگائے آل رسول — ڈوبے بجرے ترائے آل رسول
جو ہیں اپنے پرائے آل رسول — سب کو اپنا بنائے آل رسول
ٹھوکروں پہ نہ ڈال غیروں کی — ہم ہیں قدموں میں آئے آل رسول
تیرا باڑا ہے بٹ رہا جگ میں — تو ہی دے یا دلائے آل رسول
جھولی پھیلائے ہے ترا منگتا — بھر دے داتا برائے آل رسول
دیدے چمکار کر کوئی ٹکڑا — سگِ در کو رضائے آل رسول
در سے اپنے نہ کر اسے در در — در دے در کی رضائے آل رسول

دور دوری کا دَور دَورا ہو — دَور پھر یہ نہ آئے آل رسول
نگھرّے در بدر بھٹکتے ہیں — دے ٹھکانہ برائے آل رسول
تلخیاں ساری دور ہو جائیں — مئے شربت پلائے آل رسول
ہیں رضاؔ غوثؔ کے قدم بقدم — ہیں قدم ان کے پائے آلِ رسول
جس نے پایہ تمہارا پایا ہے — کہہ اٹھا میں نے پائے آل رسول
اپنی قدموں کے نیچے ہے جنت — اور قدم ہیں یہ پائے آل رسول
ان کی سیرت ہے سیرتِ نبوی — ان کی صورت لقائے آل رسول
ان کے جلووں میں ان کے جلوے ہیں — ہر ادا سے ادائے آل رسول
آتے دیکھیں جو اعلیٰ حضرت کو — آنکھیں کہہ دیں یہ آئے آل رسول
ہے بریلی میں آج مارہرہ — اعلیٰ حضرت ہے جائے آل رسول
قادریوں کا ہے لگا میلہ — ہے تماشا ضیائے آل رسول
نوری مسند پہ نوری پتلا ہے — اچھا ستھرا رضائے آل رسول
چھتر رحمت کا شامیانہ ہے — سر پہ ہے یا ردائے آل رسول
ہیں پروں سے کئے ہوئے سایہ — پرے قدسی جمائے آل رسول
ہیں گھٹا ٹوپ رحمتیں چھائیں — پا ہے ظل ہمائے آل رسول
غوث کا ہاتھ ہے مریدوں پر — برزمیں کالسماء آل رسول
برکاتی برکات کا دولہا — شاہ احمد رضائے آل رسول
برکاتی پیار کا سہرا — تیرے سر ہے رضائے آل رسول
قادریت دلہن بنی نوشہ — شاہ احمد رضائے آل رسول
نور کا حُلّہ جوڑا شاہانہ — نوری جامہ عبائے آل رسول
نور کی چہرے پر نچھاور ہے — صدقے ہم سب گدائے آل رسول
بیل میری بھی اب منڈھے چڑھ جائے — صدقہ حامدؔ رضائے آل رسول

منقبت در شان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں

امام اہلِ سنت نائب غوث الوریٰ تم ہو
مجدّد دین و ملت کے شہ احمد رضا تم ہو

خدا نے عزتیں بخشیں تمہیں کو تو مدینے میں
عجم کا ذکر کیا پیارے عرب کے پیشوا تم ہو

شیوخِ طیبہ و بطحا نے مانا قبلۂ و کعبہ
وہ قبلہ اہل قبلہ کے ہیں قبلہ نما تم ہو

حقائق کے حقائق کا محقق حق نے فرمایا
حقیقت میں حقیقت کے پیارے آشنا تم ہو

شریعت کے معدِّل منطقہ چرخ طریقت کے
مدارِ قادریت قطب و غوث الاولیاء تم ہو

جو مرکز ہے شریعت کا محیط اہلِ طریقت کا
جو محور ہے حقیقت کا وہ قطب الاصفیا تم ہو

سفینہ ہے شریعت کا خزینہ ہے طریقت کا
ہے سینہ مجمع بحرین خضر رہنما تم ہو

بھنور میں آ پڑی کشتی مخالف ہے ہوا چلتی
لگا دو پار بیڑا میرے آقا ناخدا تم ہو

تمہارے ہاتھ میری لاج، میری دستگیری ہے
کرم کر لو تو بیڑا پار ہے مشکل کشا تم ہو

تمہارے در کے ٹکڑوں سے گزر ہے قادریوں کی
ہے جگ میں بٹ رہا باڑا وہ جگ داتا رضا تم ہو

بھکاری کو ملے ٹکڑا ہے جھولی ڈالے یہ منگتا
یہ جگ داتا کا ہے باڑا اور گدا کا آسرا تم ہو

غلامانِ شہِ کونین محبوبِ الٰہی ہیں
پیارے کے پیارے ہو کہ عبد المصطفیٰ تم ہو

نہیں جو بندے کا بندہ خدا کا ہو وہ کب بندہ
خدا کے خاص بندے یہ کہ عبد المصطفیٰ تم ہو

''انا من حامد و حامد رضا منّی'' کے جلوں سے
بحمد اللہ رضا حامد ہے اور حامدؔ رضا تم ہو

★★★